علوم السنہ
ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اور فوائد الفؤاد کا تعارفی و منہجی مطالعہ

An Introductory and Methodological Study of Hazrat Nizamuddin Auliya (Rahmatullah Alaih) and Fawa'id al-Fu'ad

Dr. Najamud Din Kokab Hashmi*
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies and Shariah,
MY University, Islamabad

Dr. Abdul Samee Jessar
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies and Shariah,
MY University, Islamabad

Abstract

Abstract: Praise be to Allah, blessings and peace be upon the Prophet Muhammad. This Articale refers to a research study that explores the life, teachings, and spiritual legacy of Hazrat Nizamuddin Auliya, a renowned Sufi saint of the 13th century. The study also examines Fawa'id al-Fu'ad, a famous Persian book written by Amir Hasan Sijzi Dehlavi, which is a collection of the saint's discourses and conversations.The study aims to provide an introductory and methodological analysis of Hazrat Nizamuddin Auliya's life, teachings, and spiritual legacy, as well as the significance and impact of Fawa'id al-Fu'ad on Sufi thought and literature.The study also explores Fawa'id al-Fu'ad, a renowned Persian book comprising the saint's discourses and conversations. Through a methodological analysis, this research aims to introduce the saint's life and teachings, and to highlight the significance and impact of Fawa'id al-Fu'ad on Sufi thought and literature. This study will be beneficial for researchers and scholars interested in Sufism, Islamic mysticism, and the history of Islamic thought.

Keywords: Hazrat Nizamuddin Auliya, Fawa'id al-Fu'ad, Sufism, Islamic mysticism, Islamic thought

تعارف:

اللہ کریم کی حمد و ثنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام؛ انسان کی تخلیق کا مقصد اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ انسانوں کی ہدایت وراہنمائی کے لیے ہر دور میں نبی اور رسول آتے رہے۔ حتی کہ خاتم الانبیا والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ انسانوں کی راہنمائی وارثان علوم نبوت؛ اولیاء اور صلحاء نے کرنی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر دور میں ایسے

* Email of corresponding author: najmuddin@myu.edu.pk

باخدا علماء تشریف لاتے رہے۔ ان میں سے ایک مرد کامل اور عالم باعمل شخصیت سلطان المشائخ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ آپ جہاں بھی تشریف فرما ہوتے مجالس علم کے قیام سے خلق خدا کو مستفید کرتے۔ آپ کی مجالس میں ہونے والی گفت وشنید کو آپ کے ہونہار شاگرد اور مرید حضرت حسن علاء سجزی لکھ لیا کرتے اور بعد ازاں حضرت کے سامنے پڑھ کر تصحیح کروالیتے۔ اس طرح آپ کی ۱۵ سالہ تعلیمات کا بیش بہا خزانہ جمع ہو گیا جسے کتاب کی شکل میں جمع کر کے فوائد الفؤاد کا نام دیا گیا۔ س کتاب میں اخلاقی، تربیتی اور تہذیبی اقدار کے وہ لاثانی مرقعے پیش کر دیے ہیں، جو زمان و مکان کی قید سے خارج ہیں۔ ان ملفوظات میں آپ نے شریعت، طریقت، عبادات، احسان، عدل، تاریخی واقعات اور اپنے معاشرے کو درپیش مسائل پر اظہار خیال فرمایا ہے۔ یہ کتاب ہر اعتبار سے شیخ کے متعلقین اور عامۃ المسلمین کے لیے بہترین راہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔
اس مقالے میں شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات و بیعت، کتاب فوائد الفؤاد کا تعارف، اس پر سابقہ کام کا جائزہ،، فوائد الفؤاد کا منہج و اسلوب، خلاصہ بحث اور شفارشات کا ذکر کریں گے۔

کتاب کے بارے میں حضرت امیر خسرو فرمایا کرتے تھے:

"کاش میری تمام تالیفات میر حسن کے نام سے ہو جائیں اور ان کے بدلے فوائد الفؤاد میرے نام سے منسوب ہو جائے"۔ [1] فوائد الفؤاد ایک ایسا گوہر نایاب اور اخلاقی، تربیتی اور تہذیبی اقدار کے رہنما اصولوں کا وہ عظیم شاہکار ہے، جس میں بتائی ہوئی باتوں پر عمل کر کے معاشرے کی اصلاح کی جاسکتی ہے، یہی وہ تعلیمات تصوف ہیں، جن کی طرف جدید عہد میں خاص توجہ دی جائے تو اکیسویں صدی میں عالمی بحران کے حل کے سلسلے میں تصوف کا اہم اور کلیدی رول شمار کیا جاسکتا ہے۔

بزرگوں کی صحبت اور ان کی مجالس میں حاضری سے اطاعت الٰہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اطاعت کرنے والوں کو انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی معیت کی خوش خبری سنائی گئی ہے۔ اس لیے مجالس اور ملفوظات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا "[2]

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

اس آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے بھی فرمایا:

" مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ، كَحَامِلِ المِسْكِ وَنَافِخِ الكِيرِ، فَحَامِلُ المِسْكِ: إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الكِيرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً "[3]

> نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال کستوری بیچنے والے عطار اور لوہار کی سی ہے۔ مشک بیچنے والے کے پاس سے تم دو اچھائیوں میں سے ایک نہ ایک ضرور پالوگے۔ یا تو مشک ہی خرید لوگے ورنہ کم از کم اس کی خوشبو تو ضرور ہی پا سکوگے۔ لیکن لوہار کی بھٹی یا تمہارے بدن اور کپڑے کو جھلسا دے گی ورنہ بدبو تو اس سے تم ضرور پالوگے۔

یعنی اس حدیث سے بری مجلس میں بیٹھنے کی مذمت ثابت ہوتی ہے کیوں کہ اس میں بیٹھنے سے دین اور دنیا ہر دو کا نقصان ہوتا ہے اور نفع بخش مجالس میں بیٹھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ صالحین کی صحبت یا ان کی تصنیفات و ملفوظات کا یقینا انسانی شخصیت پر اچھا اثر ہوتا ہے اور نیکی سے محبت کرنے کی رغبت پیدا ہوتی ہے، سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا شمار انہی علمائے ربانین میں ہوتا ہے، آپ کے پندرہ سال تک مجالسی ملفوظات کو شیخ امیر حسن علاء سجزی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا اور اس مجموعے کا نام فوائد الفؤاد رکھا۔

فوائد الفؤاد پر سابقہ کام کا جائزہ

فوائد الفؤاد پر چند ایک تحقیقات ہوئی ہیں ذیل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں:

ا۔ انڈیا سے تعلق رکھنے والے سید اخلاق حسین قاسمی کی کتاب "فوائد الفؤاد کا علمی مقام" قرآن کریم اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں، جسے مکتبہ اسعدیہ پاکستان چوک کراچی نے 2006 میں شائع کیا جس کے کل 424 صفحات ہیں۔ اس کے علاوہ پی ڈی ایف فارمیٹ میں انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہے۔

۲۔ ریسرچ آرٹیکل "**فوائد الفؤاد کی روشنی میں اعتقادی تربیت کی جہات**" حافظ مدثر فاروق پی ایچ ڈی اسکالر پنجاب یونیورسٹی نے تحقیق کی ہے اور پنجاب یونیورسٹی کے شیخ زاہد سینٹر کے ریسرچ میگزین "الاضواء" کے شمارہ 36، 2021 میں شائع ہوا ہے۔

تعارف شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

سلطان المشائخ خواجہ شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سلسلہ چشتیہ کے سرخیل کے علماء میں ہوتا ہے۔ آپ کا اسم گرامی محمد والد کا نام احمد، دادا کا نام خواجہ علی بخاری اور والدہ محترمہ کا نام بی بی زلیخا دختر خواجہ عرب ہے۔ لقب نظام الدین ہے۔ بعض حضرات نے آپ کا لقب محبوب الٰہی بھی لکھا ہے۔ آپ بدایوں میں 72 صفر 636ھ، بمطابق 09 اکتوبر 1238ء بروز بدھ پیدا ہوئے۔ بعض تذکرہ نگاروں نے سن ولادت 634ھ لکھا ہے۔ آپ کے لقب نظام الدین کے متعلق مختلف آراء ہیں۔ خلیق احمد نظامی رحمۃ اللہ علیہ صاحب اپنی کتاب نظام الدین اولیاءؒ میں لکھتے ہیں:

> مولانا برہان الدینؒ نے اپنی ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ شیخ کا لقب نظام الدین یوں ہوا کہ ایک دن بدایوں میں اپنے مکان میں بیٹھے تھے کسی نے آواز دی: مولانا نظام الدین۔ شیخ نے محسوس کیا کہ یہ ان کو ہی پکارا جارہا ہے۔ باہر آئے تو ایک شخص نے سلام کیا "السلام علیکم مولانا نظام الدین" اس دن کے بعد شیخ نظام الدین کے لقب سے مشہور ہوئے۔[4]

آپ کا سلسلہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ آپ کے آباء واجداد (دادا اور نانا) چنگیزی حملے کے وقت بخارا سے ہجرت کر کے لاہور آئے لاہور میں ہی حضرت خواجہ صاحب کے والدین پیدا ہوئے بعد ازاں آپ کے دادا خواجہ علی اور نانا خواجہ عرب اپنے اہل وعیال سمیت بدایوں تشریف لے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔

تعلیم وتربیت اور تعلیمی اسفار

پانچ برس کی عمر میں والد محترم کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی والدہ محترمہ نے مشکل حالات کے باوجود آپ کی بہترین تعلیم وتربیت کا انتظام کیا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم بدایوں میں حاصل کی۔ جہاں آپ نے قرآن مجید، صرف ونحو اور لغت وعلم ادب وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔ بعد ازاں مولانا علاؤ الدین اصولی سے فقہ (قدوری) پڑھی۔

اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے والدہ ماجدہ کے ہمراہ دہلی کا رخ کیا کیونکہ دہلی اس زمانے میں علم وفضل کا مرکز ہوا کرتا تھا دہلی جا کر شمس الملک، شمس الدین دامغانیؒ سے مقامات حریری کا مطالعہ کیا۔ مولانا کمال الدینؒ اور مولانا احمد تبریزیؒ سے درس حدیث لیا۔ مختلف مشاہیر سے علم ہیئت علم فقہ واصول علم تفسیر اور علم ہندسہ میں مشق حاصل کی۔ آپ نے قرآن کریم کا ایک پارہ شیخ مقری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا، ان کے سامنے جو شخص ایک پارہ پڑھ لیتا حافظ ہو جاتا۔ مختصر قدوری مولانا علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی اور مولانا کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ سے مشارق الانوار کی تکمیل کی۔ علاوہ ازیں خواجہ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ اور شمس الدین خوازمی رحمۃ اللہ علیہ سے علم حاصل کیا۔[5]

خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کو اللہ تعالیٰ نے مختلف علوم وفنون میں کامل مہارت عطا فرمائی تھی۔ آپ کی تصانیف اور ملفوظات دیکھ کر اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کو علم تفسیر، علم حدیث، علم اصول حدیث، مشکلات الحدیث، لغت وادب اور علم فقہ میں کمال حاصل تھا۔ آپ کی مجالس میں علوم نقلیہ وعقلیہ کے ساتھ ساتھ سالکین کی روحانی تربیت کا مکمل سامان موجود ہوتا تھا۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

جب آپ دہلی آئے تو اتفاقاً حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے چھوٹے بھائی نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں مکان لیا۔ اس سے بابا فرید کی محبت میں اضافہ اور پابوسی کا شوق اجاگر ہوا۔ چنانچہ آپ نے اجودھن کا رخت سفر باندھا۔ حضرت خواجہ فرید الدینؒ کے پاس ساڑھے سات ماہ تک رہ کر تعلیم وتربیت حاصل کرتے رہے۔ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے چھ پارے کلام اللہ کی تفسیر، تین کتابیں نیز عوارف کے چھ باب، اور ابو شکور سالمی کی تمہید یہ سب کتابیں شیخ الاسلام خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ سے پڑھیں۔ ان دنوں مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستیاں بھی اس درگاہ میں تربیت حاصل کر رہی تھیں۔[6] اپنے شیخ سے رخصت ہو کر ان کے حکم پر خواجہ صاحب دہلی آگئے، اور وہیں روحانی تسخیر، خلق خدا کی خدمت، تربیت وہدایت، اسلام کی تبلیغ واشاعت، تعمیر واصلاح شروع کر دی۔

زندگی میں عظیم انقلاب

آپ رات جامع مسجد دہلی میں بسر کرتے تھے ایک روز جب صبح ہوئی تو مؤذن نے منارہ پر چڑھ کر یہ آیت پڑھی۔

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ۔ [7]

کیا مومنوں کے واسطے وہ وقت نہیں آیا ہے کہ ان کے دل ذکر الٰہی کے واسطے جھک جائیں۔

حضرت محبوب الٰہی شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ آیت سنی تو آپ پر ایک کیفیت طاری ہوئی۔ آپ کے حال میں ایک نمایاں تبدیلی واقع ہوئی آپ کا سینہ انوار الٰہی کی تجلیوں سے معمور ہو گیا۔ دنیا کی محبت جاتی رہی اور آپ کوئی آرزو یا تمنا باقی نہ رہی۔ [8]

بیعت و خلافت

بیس سال کی عمر میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پاکپتن حاضر ہوئے۔ آپ کو دیکھتے ہی بابا صاحب نے یہ شعر پڑھا:

اے آتش فراقت دل ہا کباب کردہ--------- سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

(اے وہ مرید صادق! جس کے اشتیاق نے دل کو جلا کر کباب کر دیا ہے اور آپ سے ملاقات کا شوق اس قدر ہے کہ جان گھلتی جا رہی ہے۔)

بیعت کے ٹھیک چار سال بعد ۶۵۹ھ چوبیس سال کی عمر میں سند خلافت سے نوازے گئے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو نے کے بعد آپ سے بھی باطنی علوم کے ساتھ ساتھ ظاہری علوم کی تکمیل بھی کی۔ مثلاً قرآن کریم کے چھ پارے اور عوارف المعارف کے چند ابواب کے 6 باب تمہید ابو شکور سلمی اور چند دیگر کتب۔ [9]

کتاب فوائد الفؤاد کا تعارف

فوائد، فائدہ کی جمع ہے جس کا معنیٰ ہے مفید اور فائدہ مند۔ فؤاد دل کو کہتے ہیں اس کی جمع افئدہ آتی ہے، لفظی معنیٰ ہوا دل کو فائدہ دینے والی باتیں۔ فوائد الفؤاد حضرت خواجہ نظام الدین اولیا وقدس سرہ العزیز کے ملفوظات عالیہ پر مشتمل کتاب ہے۔ یہ ملفوظات آپ کے شاگرد اور مرید خواجہ امیر حسن علاء سجزی دہلوی نے جمع کیے ہیں۔ اردو ترجمہ خواجہ حسن ثانی نظامی رحمۃ اللہ علیہ دہلویؒ نے کیا ہے۔ خواجہ امیر حسن حضرت نظام الدین اولیاء کی محفل میں حاضر ہوتے تو آپ اپنے مریدوں کی اصلاح کے لئے جو کچھ فرماتے امیر حسن رحمہ اللہ اُسے قلمبند کرتے جاتے۔ کتاب کا پیش لفظ سید شریف الحسن نقوی نے، حرف آغاز مترجم خواجہ حسن ثانی نظامی رحمۃ اللہ علیہ نے جبکہ کتاب پر انتہائی جامع اور تفصیلی مقدمہ دہلی یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے صدر پروفیسر نثار احمد فاروقی فریدی نے لکھا ہے۔ کتاب فوائد الفؤاد پانچ جلدوں پر مشتمل ہے جن میں ایک سو اٹھاسی (۱۸۸) مجلسوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔ فوائد الفؤاد کی پہلی مجلس 3 شعبان 707ھ مطابق 1208ء کو قلمبند ہوئی اور پانچویں جلد کی آخری مجلس 20 شعبان 722ھ مطابق 1222 ء کو تحریر کی گئی ہے۔

کتاب کی چند خصوصیات

ا۔ ملفوظات کے میدان میں یہ کتاب اس فن کی خشت اول ہے اس سے قبل سن وار اور تاریخ کے تعیین کے ساتھ کسی شیخ کے ملفوظات کو کسی مرید نے مرتب نہیں کیا البتہ فوائد الفؤاد کو دیکھ کر بعد میں مشائخ کے ملفوظات کے مجموعے وجود میں آئے ہیں۔

۲۔ خواجہ امیر حسن سجزی نے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے الفاظ کو لکھا جائے۔ اگر کوئی لفظ یاد نہیں رہا یا ملفوظ لکھتے وقت رہ گیا تو خود سے اس جگہ کو پر نہیں کیا بلکہ خالی چھوڑ دیا پھر حضرت نے نظر ثانی کرتے وقت اس خالی جگہ کو پر کر دیا۔

۳۔ صاحب ملفوظات علوم نقلیہ و عقلیہ میں کامل مہارت رکھتے تھے اس لیے آپ کے ملفوظات سے خلق خدا کو بہت فائدہ ہوا علوم و فنون کا اس قدر جامع مجموعہ کوئی اور دستیاب نہیں ہے۔

۴۔ کتاب میں مذکورہ مجالس کی تاریخیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ پندرہ سال جاری رہا ہے اتنے طویل عرصے تک ملفوظات کو جمع کرنا، محفوظ رکھنا، ان میں کانٹ چھانٹ کرنا، تکرار کو حذف کرنا اور پھر ان کو مرتب کرنا ایک محنت طلب اور دقیق کام ہے جس پر جامع ملفوظات خواجہ امیر حسن سجزیؒ تعریف و توصیف کے حقدار ہیں۔

فوائد الفؤاد کے نسخے و تراجم

ا۔ فوائد الفؤاد - حضرت نظام الدین اولیا کے ملفوظات، جمع کردہ: حضرت خواجہ امیر حسن سجزی، ترجمہ: خواجہ حسن ثانی نظامی رحمۃ اللہ علیہ دہلوی زاویہ پبلیشر نے جنوری 2020 میں نے شائع کی ہے جو 528 صفحات پر مشتمل ہے۔ اب بھی امیزون اور اردو بک ڈاٹ کام پر دستیاب ہے۔

۲۔ فوائد الفؤاد ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیا، ترجمہ پروفیسر محمد سرور، شعبہ مطبوعات علماء اکیڈمی، محکمہ اوقاف حکومت پنجاب نے 1973ء میں طبع کی۔ انہوں نے خواجہ حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کو مزید سلیس کرنے کی کوشش کی ہے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی سینٹرل لائبریری میں تصوف سے متعلق پورشن میں یہ کتاب قارئین کے لئے مطالعہ کے لئے دستیاب ہے۔

۳۔ فوائد الفؤاد یعنی سلطان المشائخ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے روح پرور ملفوظات، جمع کردہ: حضرت خواجہ امیر حسن سجزی، ترجمہ خواجہ حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ، اردو اکادمی دہلی، 1990ء۔ کل 1086 صفحات پر مشتمل ہے ایک طرف فارسی عبارت نقل ہوئی ہے سامنے صفحے ترجمہ نقل ہوا ہے۔

مصنف کا نام اور تعارف

آپ کا نام " نجم الدین حسن علا سجزی" ہے ۔ اس طرح نام حسن اور لقب نجم الدین ہے اور امیر حسن علا کے نام سے جانے جاتے ہیں اور ہاشمی النسب ہیں۔ ا ان کے والد کا لقب علاوالدین تھا اسی لیے علا کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ 652ھ موافق 1254ء بدایوں میں پیدا ہوئے۔ زیادہ تر تعلیم دہلی میں ہی حاصل کی۔ خواجہ نظام الدین اولیا سے دہلی میں ہوئی۔ آپ کی بدولت فارسی اور عربی پر غیر معمولی قدرت حاصل ہو گئی تھی۔ تعلیم سے فارغ ہو کر سلطان غیاث الدین بلبن کے ولی عہد محمد خان شہید کے اسسٹنٹ بن کر پانچ سال تک ان کے ساتھ رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ سلطان جلال الدین خلجی کے دربار میں ملازم ہو گئے۔ آپ بڑی لطیف اور عشقیہ شاعری کرتے۔ کیا بادشاہ اور کیا اس کے حاشیہ نشین تمام لوگ ان کی شاعری کو پسند کرتے۔ آپ کی غزلیں درباری

گویئے گایا کرتے تھے۔ خواجہ نظام الدین اولیا کے دو کامل مرید ایک آپ اور دوسرے حضرت امیر خسرو آپ کو بہت محبوب تھے۔ آپ 738ھ موافق 1337ء کو واصل بحق ہوئے۔ ضلع اورنگ آباد مہاراشٹر کے شہر خلد آباد میں آپ کا مرقد انور موجود ہے۔[10]

ایک مجلس میں حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ حمید الدین سوالی کا ذکر آیا تو حکایت بیان فرمائی:

> مشائخ میں سے بعض انتقال کر جاتے ہیں اور ان کے انتقال کے بعد کوئی ان کا نام بھی نہیں لیتا اور بعض جب انتقال کر جاتے ہیں تو ان کا نام اور چرچا دنیا کے کونے کونے تک پہنچ جاتا ہے-احوال کا یہ فرق کیسے ہوتا ہے؟ حضرت نظام الدین اولیا نے ارشاد فرمایا: جو زندگی میں اپنے اشتہار کی کوشش کرتے ہیں وفات کے بعد ان کا نام اور شہرت مٹ جاتے ہیں اور جو زندگی کے عہد میں خود کو پوشیدہ رکھتے ہیں وفات کے بعد ان کا نام اور شہرت سارے جہان میں پہنچ جاتے ہیں۔

یہ بات شیخ امیر حسن علا سجزی پر پوری اترتی ہے۔

کتاب کی جلدیں

یہ کتاب 5 جلدوں پر مشتمل ہے ہر جلد میں خواجہ نظام الدین اولیا ءکی متعدد مجالس شامل ہیں۔ کل عرصہ 14 چودہ 15 پندرہ سالوں کا ہے جو 3 شعبان 707 ہجری مطابق 1208 عیسوي کو شروع ہوئی اور پانچویں جلد کی آخری مجلس 20 شعبان 722 ہجری مطابق 1222 عیسوی کو قلمبند کی گئی ہے، کل 188 ایک سو اٹھاسی مجالس ہیں۔ جلدوں اور مجالس کی تفصیل ذیل میں دی جارہی ہے:

- پہلی جلد 34 مجالس: 3 شعبان 707ھ سے 29 ذي الحجہ 708ھ تک ہے۔ تقریبا 17 مہینے کا عرصہ بنتا ہے۔
- دوسری جلد 38 مجالس: 29 شوال 709ھ 13 شوال 712ھ تک ہے۔ تقریبا 5 سال کا عرصہ بنتا ہے۔
- تیسری جلد 17 مجالس: 27 ذي القعدہ 712ھ سے 21 ذي الحجہ 713ھ تک ہے۔ تقریبا 14 مہینے کا عرصہ بنتا ہے۔
- چوتھی 67 مجالس: 24 محرم 714ھ سے 23 رجب 719ھ تک ہے۔ تقریبا 6 سال کا عرصہ بنتا ہے۔
- پانچویں 32 مجالس پر مشتمل ہے: 21 شعبان 719ھ 20 شعبان 722ھ تک ہے۔ تقریبا 4 سال کا عرصہ بنتا ہے۔

فضائل کتاب و مراحل اشاعت وتراجم

اس کتاب کو اگر علم و معرفت کا سمندر کہا جائے تو ذرہ بھر مبالغہ نہ ہو گا۔ اس کے ایک ایک فقرے میں ایسی معنویت اور گہرائی ہے کہ شرح کرنے کو عمر درکار ہو اور ایسی بصیرت و برکت ہے کہ اگر آدمی چاہے تو اس کی مدد سے حقیقی آدمی بن جائے۔ فوائد الفؤاد کا حال اُن مذہبی کتابوں کا سا ہے۔ جو عوام و خواص سب کے کام آتی ہیں ۔ عام آدمی کے لیے ان میں سامنے کی باتیں ہوتی ہیں جو سیدھے سچے راستے کی طرف آسان رہنمائی کرتی ہیں اور خواص کے لئے ایک ناپیدا کنار سمندر بن جاتی ہیں جس کی گہرائی سے موتی نکالنے کے لیے صدیاں گزر جاتی۔ ہیں۔ مگر نہ ہر گہرائی ہاتھ آتی ہے نہ موتیوں کا ذخیرہ بھی کم ہوتا ہے ۔

فوائد الفؤاد کے فیض کو عام ہوئے سات صدیاں ہو چکی ہیں۔ فوائد الفؤاد اس قدر اہم مانی جاتی ہے کہ یہ بر صغیر پاک و ہند میں لڑکیوں کو لازمی پڑھائی جاتی تھی۔ فوائد الفؤاد کے ہر زبان میں تراجم کر کے اس کو گھر گھر پہنچانا اور اسکی تعلیمات کی بدولت امت کے انتشار کو ختم کرنا مقصود تھا تا کہ اس سے یکسوئی میسر آسکے۔ حضرت خواجہ حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے والد نے اپنے وصال سے قبل خاص تاکید فرماتی تھی کہ اُن کی تعلیمات کو عام کیا جائے۔ علاوہ ازیں اُستاد محترم ڈاکٹر ذاکر حسن خاں مرحوم اکثر خواجہ حسن سے کہتے کہ بزرگوں کا زمانہ "کان "کا تھا۔ تمہارا زمانہ "آنکھ" کا زمانہ ہے۔ تمہارے بزرگوں نے کان کے لیے سامان کیا تم آنکھ کے لیے سامان کرو۔[11]

خواجہ حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی کے ساتھ ترجمہ قسط وار شائع کرنے کا اہتمام کیا اور اہل علم سے تصحیح کی درخواست بھی کی ۔ لہذا گزشتہ قسط اگلی قسط کے ساتھ تصحیح کے بعد شائع کی جاتی اور کچھ ہی سالوں میں یہ کام مکمل ہو گیا۔ آپ کا خیال تھا کہ فوائد الفؤاد کا نیا ترجمہ اس طرح کرنا چاہیے کہ اصل متن فارسی میں ہو جو کہ حضرت کے اپنے الفاظ ہیں۔ انہی دنوں اردو اکادمی دہلی نے منتخب مذہبی لٹریچر کو اُردو میں منتقل کرنے کی تجویز منظور کی ان کتابوں میں فوائد الفؤاد بھی منتخب ہوئی۔

اردو اکادمی دہلی کے سیکرٹری شریف الحسن نقوی نے خواجہ حسن سے ترجمہ طلب فرمایا ۔ خواجہ حسن پرانے ترجمے کی بجائے نیا ترجمہ کرتے اور نظر ثانی کے بغیر کاتب کے حوالے کر دیتے اس نئے ترجمے میں اصل الفاظ کو زیادہ اہمیت دی گئی۔ نئے ترجمہ کے بابرکت الفاظ کے ساتھ ایک نعمت یہ بھی میسر آئی کہ خواجہ حسن اور محبوب الٰہی کے مخدوم زادے پروفیسر نثار احمد فاروقی صدر شعبہ عربی دہلی نے ازراہ کرم ناصرف کتاب پر ایک بھر پور مقدمہ لکھنا منظور فرمایا بلکہ متن کی غلطیوں کی نشاندہی بھی گئی ۔ پہلا ترجمہ فوائد الفؤاد کے نولکشور ایڈیشن سے شائع ہوا تھا۔ کچھ عرصے بعد پاکستان کے محکمہ اوقاف کی طرف سے شائع شدہ اور جناب محمد لطیف ملک صاحب کا ایڈٹ کردہ متن ملک سراج الدین اینڈ سنز نے خواجہ حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ کو بھجوایا تو اسے بنیاد بنا لیا گیا ۔ مگر ملک صاحب کے سامنے بھی صرف تین مطبوعہ نسخے رہے تھے۔ خطی نسخوں سے وہ فائدہ نہ اُٹھا سکے تھے۔ اس لیے یہ متن بھی پوری طرح صحیح نہیں تھا۔ البتہ پہلوں سے بہتر تھا۔ آخر میں اُردو اکادمی دہلی کے سیکریڑی جناب شریف الحسن محکمہ اشاعت کے انچارج ڈاکٹر انتظار مرزا دہلوی نے غلطیوں کی تصحیح کے بعد اس کو شائع کیا ۔ حاصل کلام یہ کہ فوائد الفؤاد تصوف کی دُنیا کی انوکھی اور حکمت کے لازوال موتیوں سے بھر پور کتاب ہے۔[12]

فوائد الفؤاد کا مقدمہ

- فوائد الفؤاد میں امیر حسن علاء سجزی نے نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کو قلمبند کیا ہے۔ شیخ امیر حسن فرماتے ہیں: "میں تو صرف لکھنے والا اور ان معانی کا جمع کرنے والا ہوں"۔[13]
- یہ کتاب پانچ جلدوں پر محیط ہے اور کل مجالس 188 ایک سو اٹھاسی ہیں۔
- ہر جلد کے شروع میں مختصر تمہید بیان کی گئی ہے۔

- اس کتاب پر مقدمہ پروفیسر نثار احمد فاروقی فریدی نے (دہلی یونی ورسٹی دہلی) 25 جمادی الثانی 1409 ہجری میں لکھا جو صفحہ 42 سے 152 صفحہ تک 110 صفحات پر محیط ہے۔اس مقدمے میں پروفیسر صاحب نے جامع انداز میں شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف، حالات زندگی، تاریخ پیدائش، نام، لقب، خاندان، ولادت، ابتدائی تعلیم، وطن کا تذکرہ، بعض اشعار کی تشریح، دہلی میں تعلیم، بزرگوں سے ملاقاتیں، واقعات کا تذکرہ، سلاطین وقت سے تعلقات کی تفصیل، آپ کے خلفاء، ممتاز مریدین کے ناموں کا ذکر، غیر مسلموں سے روابط، آپ کی غذا اور لباس کا ذکر، آپ کی علالت اور وصال کا تفصیلا ذکر کیا ہے۔علاوہ ازیں پروفیسر صاحب نے امیر حسن علاء سجزی کے سیرت واخلاق کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ فوائد الفوائد پر تبصرہ بھی کیا ہے۔

فوائد الفؤاد کا منہج واسلوب

- ہر مجلس کی تاریخ دن،ماہ،اور سال تک ذکر کیا گیا ہے۔
- شیخ علاء سجزی نے شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی تقریباً تمام مجالس کو شروع کرنے سے پہلے تمہیدی الفاظ لکھے ہیں پھر شیخ کے ملفوظات کو تحریر کیا اور کہیں کہیں آپ کے ملفوظات کی تشریح بھی کی ہے۔
- ملفوظات شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سیاق وسباق کو بھی بیان کیا ہے۔
- شیخ علاء سجزی نے کہیں کہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی بیان کو مختصر بھی کیا ہے[14]۔
- شیخ نظام الدین اولیاءرحمۃاللہ علیہ کے بیانات علمی اصلاحی اورتذکیری ہیں جن میں آیات قرآنی،[15] احادیث مبارکہ،[16] واقعات انبیاء عظام علیہم الصلوات والسلام[17]، صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین [18] اور اقوال وواقعات صالحین[19] سے وعظ ونصیحت کی ہے۔
- فوائد الفؤاد میں راہ سلوک کو آسان فہم اور واقعات کے ذریعہ سے بیان کیا گیا ہے۔
- مجلس میں بیٹھے حاضرین کی گفتگو کو مختصر بیان کرکے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کو بیان کیا گیا ہے۔[20]
- مجلس میں کوئی حاضر ہوا اوراس کے متعلق شیخ نظام الدین اولیاء کوئی بات فرمادی(مثلاً تیسری مجلس ایک جوالقی(ملنگ) اس پے تبصرہ کیا ہے۔[21]
- کسی مجلس میں سوال کیا گیا اور آپ نے جواب ارشاد فرمایا اور آخر میں نتیجہ بیاں کر دیا گیا۔[22]
- مجالس میں تصوف کے مقامات، وشخصیات کا ذکر کثرت سے ملتا ہے۔[23]
- بعض مجالس میں احادیث کی تشریح اور نسبت بھی بیان کی گئی ہے مثلاً: "دنیا کے جمع خرچ کی بات آئی تو فرمایا: اس حدیث کی روایت دو طرح سے کی گئی ہے۔"[24]
- کتاب کے آخر میں لکھا ہے کہ پندرہ سال صحبت شیخ کے بعد بھی شیخ امیر حسن علاء سجزی شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے مزید مستفید ہونے کا متمنی ہے کہتے ہیں:

"اگر اس کے بعد جان کے موتی کو سینے کی سیپی میں کچھ دیر قرار ملا تو اس دریائے رحمت سے ہاتھ آنے والے موتیوں کو قلم کی لڑی میں پرو دیا جائے گا۔"[25]

فوائد الفؤاد کی خصوصیات

فوائد الفؤاد کی خصوصیات پر مشتمل ہیں:

فوائد الفؤاد ہر طبقہ کے افراد کے لئے ملفوظات کا تاریخ وار مرتب مجموعہ ہے۔

۱- اس مجموعہ ملفوظات میں امیر حسنؒ نے حضرت شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ بعینہ لکھنے کی بھرپور کوشش کی ہے اور بعد میں حضرت شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے نظر ثانی بھی کی ہے۔

۲- اس کتاب میں معرفت الٰہی، صفائے باطن اور روحانی نعمتوں کے وہ اسرار و رموز بیان ہوئے ہیں جو عام انسان درک نہیں کر سکتا۔[26]

۳- فوائد الفؤاد کی تحریر بڑی جاذب اور ادبی ہے۔ یہ کتاب شیخ امیر حسن کے جمالیاتی ذوق کا مظہر ہے۔ فوائد الفؤاد کی سب سے بڑی

۴- خصوصیت یہ ہے کہ امیر حسن کو خواجہ صاحب کی جلوتوں اور خلوتوں میں خصوصی موقع ملا اور آپ نے حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے افکار، خیالات، ارشادات، ملفوظات اور محاورات سنے اور ان کو محفوظ کیا۔

۵- فوائد الفؤاد کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ حضرت سلطان المشائخ نے انہیں خود بھی ملاحظہ کیا جہاں جہاں امیر حسن علاء سجزی نے خالی جگہ چھوڑ دی تھی اُسے پر کیا۔[27]

٦۔ ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ کتاب متنوع موضوعات پر مشتمل ہے جن میں سے چند یہ ہیں: تفسیر، حدیث، فقہ واصول فقہ، تاریخ، سیرت، عقائد، سیرت اولیاء، ملفوظات مشائخ، تصوف، اعمال واوراد، اخلاقیات، عبادات اور آداب معاشرت۔

۷۔ کتاب کا ترجمہ جس کے مترجم خواجہ حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہؒ ہیں انہوں نے اس کتاب کو سلیس، سہل اور شستہ بنا دیا ہے۔

۸- برصغیر میں حکمرانوں کا اثر ورسوخ ہونے کے باوجود کتاب میں حکمرانوں کا ذکر نہ ہونے کے برابر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملفوظات تحریفات اور شاہی نوازشات سے پاک ہے۔

بہتری کی گنجائش

کتاب میں بے شمار خوبیاں ہیں لیکن جب ایک محقق اس کتاب کو دیکھتا ہے تو اس میں چند مواقع پر بہتری کی گنجائش نظر آتی ہے۔

۱۔ کتاب چونکہ ملفوظات پر مشتمل ہے اس لئے کتاب میں موضوعاتی ترتیب نہیں ہے لہذا قاری کا ذہن کسی موضوع پر توجہ مکمل مرکوز نہیں رہتا۔ اسے موضوعاتی اعتبار سے از سر نو ترتیب دیا جا سکتا ہے۔

۲۔ چند موضوعات پر شیخؒ کا مختصر موقف نقل ہوا ہے، جب کہ بعض مواقع پر غیر ضروری طوالت بھی ہے۔

۳۔ اصل کتاب فارسی زبان میں ہے اور مترجم نے اس کا ترجمہ کیا ہے تو سہل نگاری کے باوجود چند ایک مقامات پر عبارت، جملے مشکل بنا دئے گئے ہیں۔ البتہ مترجم کی طرف سے توجیہ موجود ہے کہ کچھ الفاظ شیخؒ کے فارسی الفاظ سے قریب تر کرنے کے لئے مشکل لکھنے پڑے ہیں۔ اس کتاب کی تلخیص، ترتیب اور تسہیل پر کام کیا جا سکتا ہے۔

۴۔کمپوزنگ اور جملہ بندی میں کئی مقامات پر اغلاط موجود ہیں۔

۵-کتاب کے اعلام اور اماکن سے اس وقت کی تاریخ،حالات اور شاہان وقت کے بارے میں معلومات علیحدہ مرتب کی جاسکتی ہیں۔

خلاصہ بحث

شیخ نظام الدین اولیاء اور حسن علاء سجزی اسلام کی عظیم شخصیات ہیں جن کی معاشرتی، اصلاحی اور اسلامی خدمات بیش بہاہیں۔

فوائد الفؤاد ایک علمی، اصلاحی، تذکیری، تدبیری، اور تفکیری کتاب ہے جو خاص کر تذکیہ نفس و قلب پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کی ہر مجلس، شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ اور شیخ علاء سجزی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر دلوں کا سکون، نفس کا علاج، عقل سلیم کی غذا، اور سالک کے لیے منہج لازوال ہے۔

اس کتاب میں قرآن حکیم کی آیات کی عملی تطبیق، احادیث مبارکہ کی سلیس شرح، انبیائے عظام علیہم الصلوات والسلام کے واقعات کی تشریح، صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے اقوال کی ترجمانی، اور صالحین کی زندگیوں کے احوال کا بہترین بیان ہے۔

الغرض شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات حکمت و دانائی سے بھرپور ہیں۔ خواجہ اپنی مجالس میں عبادات، حسن معاشرت، صدقہ کی قبولیت کی شرائط جیسے اعلیٰ اصول بیان کرتے ہوئے عمل کی طرف راغب کرتے ہیں ۔آپ کے ملفوظات کے مطابق علم، عمل اور اخلاص کی بہت ضرورت ہے۔ المختصر ہم کہہ سکتے ہیں کہ فواد الفؤاد ایک بے نظیر کتاب ہے جو نسل انسانی کو زندگی گزارنے کے رہنما اصول سکھاتی ہے۔

سفارشات

کتاب فوائد الفؤاد کے موضوعات کی فہرست بنا کر اس کی ایک موضوعاتی ترتیب کے ساتھ کوئی نسخہ بنایا جاسکتا ہے۔

کتاب چونکہ تقریباسات صدی قدیم ہے اس لئے جدید قارئین کے لئے اس کتاب کو سمجھنے میں دقت ہوتی ہے لہذا اس کتاب کو مزید آسان اور عام فہم بنایا جاسکتا ہے۔

مذکورہ کتاب میں نظام تصوف کا حقیقی چہرہ دکھایا گیا ہے دور جدید کے تصوف سے منسلک افراد کو اس کتاب کی تعلیم دے کر عملی جامہ پہنایا جاسکتا ہے۔

اس کتاب کو مختلف جہات سے تحقیقی مراحل سے گزار کر آرٹیکل یا مقالہ جات لکھے جاسکتے ہیں۔

یہ کتاب خطی نسخہ یا پی ڈی ایف فارمیٹ میں میسر ہے لیکن یونیکوڈ میں دستیاب نہیں ہے۔اس کو اگر یونیکوڈ فارم میں انٹرنیٹ پر میسر کیا جائے تو اس کے موضوعات پر محقق کی دسترس آسان اور سہل ہو سکتی ہے۔

صالحین کی زندگیوں کے احوال کو پڑھا جائے تاکہ افراد اور معاشرے کی اصلاح ہو سکے۔

قحط الرجال کے زمانے میں جب صالحین کی مجالس میسر نہ ہوں تو یہ کتاب کسی مرشد کامل سے کم نہیں ہے۔

All Rights Reserved © 2024 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

[1]-خورشید احمد گیلانی، **روح تصوف** (لاہور: فرید بکسٹال اردو بازار، س ن) ،73۔

Khurshīd Aḥmad Gīlānī, Rūḥ-e Tasawwuf (Lāhor: Farīd Bukstāl, Urdū Bāzār, s.n.), 73.

[2]-القرآن،69:4۔

Al-Qurʾān, 4:69.

[3]-ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاري، **الجامع المسند الصحیح المختصر من آمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وآیام** (مشہور **صحیح البخاري**)، کتاب الذبائح والصید، باب المسک، رقم:5534،(بیروت: دار طوق النجاۃ، الطبعۃ:، 14221)،7/96، رقم:5534–

Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl Bukhārī, Al-Jāmiʿ Al-Musnad Al-Ṣaḥīḥ Al-Mukhtaṣar min Umūr Rasūl Allāh (s.a.w.) wa Sunnahu wa Ayyāmuhu (Musharraf Ṣaḥīḥ Bukhārī), Kitāb Al-Dhabāʾiḥ wa Al-Ṣayd, Bāb Al-Musk, No. 5534, (Bayrūt: Dār Ṭawq Al-Najāt, Edition: 1422), 7/96, No. 5534.

[4]۔ نفس مصدر۔

[5]۔ مشتاق احمد عظیمی، **یاران طریقت** (لاہور: مکتبہ عظیمیہ، اردو بازار لاہور، طبع ۱۹۶۵)، ۱۴۳۔

Mushṭāq Aḥmad ʿAzīmī, Yārān-e Ṭarīqat (Lāhor: Maktaba ʿAzīmīyah, Urdū Bāzār Lāhor, 1965), 143.

[6]۔ نفس مصدر۔

Nafs al-maṣdar.

[7]- القرآن،۵۷:۱۶۔

Al-Qurʾān, 57:16.

[8]۔ نور الدین محمد جامی، **نفحات الانس**، مترجم: سید احمد علی چشتی (لاہور: تاجران کتب قومی، ۱۴۳۹، س ن)،535۔

Nūr al-Dīn Muḥammad Jāmī, Nafāḥāt Al-ʿUns, tarjumah Syed Aḥmad ʿAlī Chishtī (Lāhor: Tājrān Kutub Qawmī, 1439, s.n.), 535.

[9]- مشتاق احمد عظیمی، **یاران طریقت**، ۱۴۵۔

Mushṭāq Aḥmad ʿAzīmī, Yārān-e Ṭarīqat, 145

[10]- حضرت خواجہ امیر حسن علا سجزی دہلوی، **فوائد الفواد** (ملفوظات سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء)، ترجمہ خواجہ حسن ثانی نظامی دہلوی (دہلی: اردو اکادمی / حجرہ قدیم-درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء نئی دہلی، 1990ء)،130۔

Ḥaḍrat Khwājah Amīr Ḥasan ʿAlā Sajzī Dihlavī, Fawāʾid al-Fawād (Malfooẓāt Sulṭān al-Mashāʾikh Ḥaḍrat Niẓām al-Dīn Awliyāʾ), tarjumah Khwājah Ḥasan Ṯānī Niẓāmī Dihlavī (Dihlī: Urdū Akademī/Hujrah Qadīm - Dargāh Ḥaḍrat Khwājah Niẓām al-Dīn Awliyāʾ Naʾī Dihlī, 1990), 130.

[11]- فوائد الفواد، مقدمہ،140۔

Fawāʾid al-Fawād, Muqaddimah, 140.

[12]۔ فوائد الفواد، مقدمہ،152۔

Nafs al-maṣdar, 152.

13 - نفس مصدر،154۔

Nafs al-maṣdar, 154.

14 - فوائد الفواد،154-155۔

Fawāʾid al-Fawād, 154-155.

15 - نفس مصدر،440،559۔

Nafs al-maṣdar, 440, 559.

16 - نفس مصدر،213-214۔

Nafs al-maṣdar, 213-214.

17 - فوائد الفواد،214،439۔

Fawāʾid al-Fawād, 214, 439.

18 - نفس مصدر،436-438۔

Nafs al-maṣdar, 436-438.

19 - نفس مصدر،212،442۔

Nafs al-maṣdar, 212, 442.

20 - نفس مصدر،157۔

Nafs al-maṣdar, 157.

21 - نفس مصدر،159۔

Nafs al-maṣdar, 159.

22 - نفس مصدر،160۔

Nafs al-maṣdar, 160.

23 - نفس مصدر،442۔

Nafs al-maṣdar, 442.

24 - نفس مصدر،212۔

Nafs al-maṣdar, 212.

25 - نفس مصدر،560۔

Nafs al-maṣdar, 560.

26 - نفس مصدر،139-140۔

Nafs al-maṣdar, 139 ،-140.

27 - نفس مصدر،141۔

Nafs al-maṣdar, 141.